ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

نسخہ ہای خطی "خزانہ جلالیہ" مصنفہ سید جلال الدین حسین بخاری: تعارف و تحلیل

Ahmad Abbas
PhD Scholar, Islamia University, Bahawalpur
Email: muh3017435532@gmail.com
Prof. Dr. Rozina Anjum Naqvi
Former Chairperson, Department of Persian, Islamia University, Bahawalpur
Email: rozinaanjum15@gmail.com
rozina.anjum@iub.edu.pk

Abstract

The codicological contours of the South Asian malfūẓāt tradition remain unevenly charted, and the Suhrawardī compendium Khazāna Jalāliyya (strictly Khazānat al-fawāʾid al-Jalāliyya) exemplifies how entrenched bibliographic assumptions can obscure a work's actual architecture. While earlier catalogues uniformly list the text as a single volume of seventeen chapters, a synoptic collation of three manuscript witnesses—the Mīrān Shāh copy (790/1388), the Ganj copy (933/1526), and an acephalous Markaz copy (908/1502)—compels a thoroughgoing corrective. Reading internal colophons against contemporaneous tazkirahs reveals that the work is, in fact, structured around a muqaddima and twenty thematic chapters, deliberately distributed across two discrete volumes (eleven and nine chapters respectively). Concomitantly, the investigation rectifies the author's onomastic record, establishing that the saint's given name was Hussain and that Jalāl al-Dīn served merely as a title, while a granular sifting of the prolegomena reconstructs his patrilineage, extensive riḥla, and intellectual genealogy. The scribal identity of the compiler, Aḥmad ibn Yaʿqūb Bhaṭṭī—who captured the oral counsels between 752 and 767 AH before ordering them in 790 AH—is substantiated, dismantling persistent cataloguing errors and providing the stemmatic groundwork indispensable for a critical edition. Restoring the precise chapter division not only revises the textual façade of a key source for Suhrawardī piety but also illuminates how Makhdūm Jahāniyān Jahāngasht's spontaneous guidance on ritual, ethics, and inner discipline was deliberately reshaped into a bipartite didactic handbook, a vade mecum for aspirants. This corrective reading consequently refines scholarly purchase on the pedagogical machinery through which eighth/fourteenth-century South Asian Sufism transmitted embodied authority.

Keywords: Codicology, Khazāna Jalāliyya, Malfūẓāt, Makhdūm Jahāniyān Jahāngasht, Manuscript Studies, Suhrawardī Sufism

نسخہ ہای خطی "خزانہ جلالیہ" مصنفہ سید جلال الدین حسین بخاری: تعارف و تحلیل

احوال وآثار مولف:

"خزانہ جلالیہ" کے مؤلف سید جلال الدین حسین بخاری معروف بہ "مخدوم جہانیاں جہاں گشت" کا شمار سہروردی سلسلہ کے بزرگ صوفیا میں ہوتا ہے۔ آپ شریعت، طریقت کے جملہ اسرار ورموز سے واقف تھے۔ آپ کا نام حسین اور لقب جلال الدین ہے۔ جب کہ بیشتر سوانح نگاروں نے ان کا نام جلال الدین تحریر کیا ہے۔ تحقیق کے مطابق یہ درست نہیں۔ مستند کتب کی روایات کے مطابق یہ اپنے دادا کے ہم نام تھے۔ ان کے دادا سرخ پوش کے لاحقہ سے معروف تھے۔(1) جس کی تصدیق درج ذیل شعر سے ہوتی ہے:

نام نامی او حسین بخوان　　خلف احمد کبیر بدان (2)

"سراج الہدایہ" کے مصنف نے بھی ان کا نام حسین تحریر کیا ہے۔ اور ان کا لقب جلال الملہ والدین اور کہیں اختصاراً جلال الدین تحریر کیا ہے۔ ان کا مشہور ترین لقب مخدومِ جہانیاں ہے۔ مولانا شیخ فضل اللہ معروف بہ جلال خان جلالی وجمالی متوفی ۹۴۲ ہجری اپنی کتاب "سیر العارفین" میں لکھتے ہیں کہ ان کو مخدوم جہانیاں اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عید کی رات شیخ الاسلام بہاالدین زکریاملتانی متوفی 666ھ کے مزار پر موجود تھے تو انھوں نے اپنے مرشد سے عیدی طلب کی تو آواز سنائی دی "ترا حق تعالیٰ مخاطب بہ مخدوم جھانیان کردہ، عیدی توھمین است"۔ حضرت مخدوم از آنجا بہ مقبرہ حضرت صدر الملہ والدین عارف قدس سرہ متوفی ۶۸۴ ھجری رفت والتماس

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

این معنی نمود۔ از ایشان نیز آوازی شنید وھمان جواب سابق شنید۔ چون از آنجا بر آمد ھر کہ می دیدش می گفت کہ این ''مخدوم جھانیاں''است ۔ مولانا جمالی در سیر العارفین فرمودہ:

آمد زخدا بہ فتح بابش مخدوم جھانیان خطابش(3)

ولادت

سید جلال الدین اُچی ملقب بہ مخدوم جہانیاں جہان گشت ابن سید احمد کبیر ابن سید جلال الدین سرخپوش بخاری 707 ہجری بمطابق 1307 عیسوی بہاولپور کے ایک مضافاتی علاقہ اُچ شریف میں پیدا ہوے۔

وہ سات سال کی عمر میں تھے کہ ان کی والد سید احمد کبیر ان کو شیخ جمال الدین خندان رو متوفی 676ھ کی خدمت میں لے گئے اور ان کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ شیخ جمال الدین کے سامنے کھجوریں پڑی ہوئی تھیں جنھیں وہ مریدین اور معتقدین میں تقسیم کررہے تھے۔ ان میں سے چند کھجوریں سید جلال الدین حسین کو بھی عطا ہوئیں۔ آپ نے تمام کھجوریں گٹھلی سمیت کھالیں۔ اس پر شیخ نے استفسار کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ سید نے معصومیت سے جواب دیا''خرمانی کہ از دست ھم چون شما بہ دستم رسید، تخم آن را بر زمین نباید انداخت''۔(ترجمہ: جو کھجوریں آپ جیسی شخصیت کے ہاتھوں نصیب ہوں ان کی گٹھلیاں زمین پر نہیں پھینکنی چاہئیں)۔ شیخ جمال الدین نے اس جواب کو سنا تو فرمایا: بابا آری شما پسر ھستی کہ دودمان مشایخ خود را روشن خواھید کرد(ترجمہ: جی بیٹا آپ جیسے فرزند ہیں کہ اپنے خاندان کے مشائخ کو سربلند کریں گے)۔(4)

اجداد و بزرگان و شجرہ نسب:

سید جلال الدین بخاری نقوی اور رضوی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے دادا سید جلال الدین سرخ بخاری ابن سید علی ابوالموید قدس سرہ جلیل القدر صوفی تھے۔ وہ ۵۹۵ھ بخارا میں پیدا ہوئے۔ پھر بخارا سے ملتان تشریف لائے۔ بعض مورخین کے مطابق انھوں نے چالیس سال اپنے مرشد شیخ بہاالدین زکریا ملتانی متوفی 666ھ کی خدمت میں گزارے اور خرقہ اور خلافت حاصل کی۔ ان کے دادا سید جلال الدین سرخ بخاری کے چار بیٹے تھے جن میں چوتھے بیٹے سید احمد کبیر تھے۔ جن کے دو صاحب زادگان تھے۔ ایک سید جلال الدین حسین بخاری معروف بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت اور دوسرے سید صدر الدین معروف بہ راجو قتال تھے۔(5) ان کا شجرہ نسب ان کی اپنی تصنیف ''خزانہ جلالیہ''میں اس طرح درج ہے۔

ابو عبداللہ حسین کنیت سید جلال الدین بخاری ابن سید احمد کبیر ابن سید جلال الدین حسین سرخ بخاری ابن سید علی ابوالموید ابن جعفر ابن محمد ابن محمود ابن عبداللہ ابن علی اشقر ابن جعفر ابن امام علی نقیؑ ابن امام محمد تقیؑ ابن امام علی موسیٰ رضاؑ ابن امام موسیٰ کاظمؑ ابن امام جعفر صادقؑ ابن امام محمد باقرؑ ابن امام زین العابدینؑ ابن امام حسینؑ ابن امام علی ابن ابی طالبؑ۔(6)

انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سید احمد کبیر سے حاصل کی اور بعد میں اپنے چچا سید محمد بخاری سہروردی سے بھی کسب فیض کیا۔ اس کے بعد سید رکن الدین عالم سہروردی کی خدمت میں ملتان تشریف لے گئے۔ ان سے بیعت کی انھیں خلافت کی اجازت مرحمت بھی ہوئی۔ سید جلال الدین نے مولانا مجد الدین سے علم فقہ میں تعلیم حاصل کی اور قرآنی علوم اور قرات قرآن پر مکمل دسترس حاصل کی ۔ انھوں نے داؤدی لحن پایا تھا اور وہ سات طریقوں سے قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ خود فرماتے تھے کہ ''من تفسیر مدارک از پدر خود م خواندم''۔(ترجمہ: میں نے تفسیر مدارک اپنے والد محترم سے پڑھی۔) پھر علم حدیث کی تعلیم کے حصول کے لیے حرمین شریفین گئے اور مکہ معظمہ میں امام عبداللہ یافعی متوفی 755ھ سے اور مدینہ منورہ میں شیخ عبداللہ مطری محدث سے کسب فیض کیا۔(7)

مولانا سید عبدالحی ''نزہتہ الخواطر''میں لکھتے ہیں:

''مخدوم جہانیان ذھن روشن و نطق شیریں و بیان واضح و دلکش و اخلاق کریمانہ داشت۔ مجالس مخدوم پر از معلومات بود۔ در مجالس بہ کثرت بہ تفسیر و حدیث و فقہ صحبت می کرد و اھل مجلس از آنھا استفادہ می کردند و مخدوم بسا اوقات کتاب مشارق الانوار، مشکوٰۃ المصابیح و عوارف المعارف، و رسایل مکیہ و قصیدہ لامیہ و شرح نود و نہ اسما درس می داد۔(8)

سید جلال الدین نے دنیا کے کئی ممالک اور شہروں کے سفر کیے جن میں گارزون، مصر، شام، عراق، بلخ، بخارا، اور خراسان شامل ہیں۔ اسی بنا پر وہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے لقب سے مشہور ہوئے۔ چھ بار حج اکبر سے مشرف ہوئے۔ مصنف اپنی کتاب ''سراج الہدایہ''میں بیان کرتے ہیں کہ سلطان محمد تغلق متوفی 752ھ نے مجھے شیخ الاسلام مقرر کیا اور مضافات کے چالیس مقامات کی خانقاہیں میرے تصرف میں دیں لیکن میں نے شیخ نظام الدین اولیا کو خواب میں دیکھا کہ انہوں

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

نے مجھے فرمایا"ترالازم است کہ از اینجا سفر کنی وگرنہ غرق خواهی شد"۔ پس از آن فی الحال سفر کردم وبہ مکہ مکرمہ رسیدم۔(9)(ترجمہ: تمھارے لیے لازم ہے کہ تم اس علاقے کو چھوڑ دو ورنہ برباد ہو جاؤ گے۔)وہ لکھتے ہیں کہ میں نے فوراً سفر اختیار کیا اور مکہ معظمہ جا پہنچا۔

سید اشرف جہانگیر سمنانی متوفی 808ھ میں اپنی تصنیف"لطائف اشرفی"میں مخدوم کے بارے میں کرامات کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ مخدوم کی ذات سے ایسی ایسی کرامات ظاہر ہوئیں جو متاخرین صوفیا میں نہیں دیکھی گئیں۔انھوں نے مخدوم کو"مظہر العجائب"اور"مصدر الغرائب"کے القاب سے یاد کیا ہے۔اسی طرح مولانا جمال نے"سیر العارفین"اور عبدالرحمٰن چشتی نے"مراۃ الاسرار"میں بھی ان کی کرامات کا ذکر کیا ہے لیکن خود مخدوم کرامات کو ولایت کا معیار قرار نہیں دیتے تھے اور اپنے ملفوظات"جامع العلوم"میں فرماتے"ممکن است کہ کسی در هوا پرواز کند ویا بہ روی دریا قدم بزند لیکن بہ کمال ولایت نمی رسد تا آن کہ در گفتار ور فتار خویش پیروی از فرمودہ ھای آن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کند(10)

(ترجمہ: ممکن ہے کہ کوئی ہوا میں پرواز کرے یا سمندر پر چلنا شروع کردے لیکن وہ ولایت کی انتہا پر نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ اپنی رفتار وگفتار کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات کے مطابق نہ ڈھال لے)۔ ان کی وفات 785ھ مطابق 2 فروری 1384 بروز بدھ اٹھہتر سال کی عمر میں ہوئی۔البتہ بعض سوانح نگاروں / تاریخ نگاروں نے ان کی وفات 800ھ تحریر کی ہے لیکن ان کے مقبرے پر کندہ مادہ تاریخ "مخدوم اہل جہاں" سے سال وصال 785ھ برآمد ہوتا ہے۔ ان کا مقبرہ بہاولپور کے مضافات اُچ شریف میں واقع ہے اور مرجع خلائق خاص وعام ہے۔(11)

آثار وملفوظات

معروف مصنف قاضی سجاد حسین نے مخدوم کی تصنیف"سراج الہدایہ"میں لکھتے ہیں کہ مخدوم کے ابتدائی سوانح نگاروں نے ان کے احوال کے ذکر میں صرف دو ملفوظات"خزانہ جلالیہ"اور"تاریخ قطبی"کی نشان دہی کی ہے۔لیکن بعد کے سوانح نگاروں نے ان سے منسوب کچھ اور کتب کا بھی ذکر کیا ہے۔(12)ڈاکٹر محمد ایوب قادری نے اپنی تصنیف"حیات وتعلیمات سید جلال الدین بخاری المعروف مخدوم جہانیاں جہان گشت"اور سخاوت مرزا نے"تذکرہ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہان گشت"اور چند دیگر سوانح نگاروں نے درج ذیل تالیفات اور آثار کا ذکر کیا ہے۔

ا۔**جامع العلوم** (الدرالمنظوم فی ترجمہ ملفوظ المخدوم)مرتب مولانا ابوعبداللہ علاؤالدین علی ابن سعد ابن اشرف ابن علی القریشی الحسینی دھلوی۔یہ کتاب ملفوظات پر مشتمل ہے۔اس کا اردو ترجمہ " الدرالمنظوم فی ترجمہ ملفوظ المخدوم کے نام سے 1309ھ میں شائع ہوا۔(13)اس کے علاوہ ڈاکٹر غلام سرور نے بھی 1991 میں اس کتاب کو مرتب کر کے مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان اسلام آباد سے شائع کروایا۔

2۔جواہر جلالی

یہ کتاب بھی مخدوم کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔ اس کا ایک نسخہ سید نور بہار شاہ سجادہ نشین اُچ شریف کے کتب خانے میں موجود ہے۔مخدوم کے ان ملفوظات(مشتمل بر اوراد ووظائف دیگر مشاہیر)کو ان کے مرید فضل اللہ بن ضیا العباسی نے ۷۸۰ھ مطابق ۱۳۷۹ میں مرتب کیا۔(14)ڈاکٹر پروین زہرا گردیزی نے 2007 میں نمل سے اس نسخے کو تدوین وتصحیح کے بعد ڈاکٹریٹ کے ڈگری حاصل کی۔

3۔مظہر جلالی

اس کا ایک نسخہ سید نور بہار شاہ سجادہ نشین اُچ شریف کے ذاتی کتابخانے میں موجود ہے۔ جس میں مرتب کا نام موجود نہیں۔

۴۔سراج الهدایہ

ملفوظات پر مشتمل اس مجموعے کو احمد مدنی نے 772ھ میں مرتب کیا۔

۵۔مقرر نامہ

یہ کتاب تاج الدین ابن معین سیاہ پوش کے پوچھے گئے استفسارات واشکالات کے جواب میں لکھے گئے مکتوبات اور ہدایات پر مشتمل ہے۔

۷۔تحفتہ السرایر

یہ کتاب ان کے معتقد فخر محمد غزنوی کی مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں گزاری ہفت روزہ یادداشتوں پر مشتمل ہے۔ جسے 777ھ میں مرتب کیا۔ (15)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۸۔الاوراد

یہ شیخ بہاالحق سہروردی کے اوراد پر مشتمل ہے۔ جسے مخدوم سید جلال الدین نے اپنے معمولات کا حصہ بنایا ہوا تھااور اپنے اعزہ کو بھی اس کی تعلیم دیتے تھے۔

۹۔لطائف شاھیہ

یہ حضرت قطب عالم سید برھان الدین ابن سید ناصر الدین ابن مخدوم جھانیاں جھان گشت کے اوراد پر مشتمل مجموعہ ہے جسے مخدوم کے نواسے مقبول عالم نے مرتب کیا۔(16)

خزانہ جلالیہ(مطالعہ تحلیلی)

نام کتاب:

اس کتاب کانام "خزانہ جلالیہ" کے خطی نسخہ میران شاہ کے ترقیمہ میں اس طرح موجود ہے۔اس کتاب کا مکمل نام "خزانۃ الفواید جلالیہ" ہے لیکن اس نے" خزانہ جلالیہ" کے نام سے شہرت پائی ہے۔"خزانہ جلالیہ" کے خطی نسخہ گنج میں یوں تحریر ہے۔

"ھرچہ زبان پیر خود بشنود وھوش وگوش بہ آن متعلق شود آن رابنویسد زیرادر آثار اولیاء آمدہ است خود مرید ھرچہ از پیر خود بشنود او آن رابنوسید بعدہ ھر حرفی در قلم آوردہ ثواب وطاعت درنامہ اعمال او ثبت فرمایند ومردن جای او علیین باشد بناء برین این فوائد در سلک تحریر گردیدی و **خزانۃ الفواید الجلالیہ** نام نھاد"۔(17)

(ترجمہ:مرید کو چاہیے کہ جو کچھ اپنے پیر کی زبان سے سنے اُسے لکھ لے کہ اولیاء کی کتابوں میں آیا ہے کہ خود مرید جو کچھ اپنے مرشد سے سنے اُسے لکھ لے کیونکہ کل بروز قیامت اس کو ہر ایک لکھے ہوئے حرف کے بدلے نامہ ٔاعمال میں ثواب سے نوازا جائے گا اور اس کی موت اعلیٰ مقام پر ہو گی۔اس لئے میں نے یہ فوائد لکھی اور اس کانام "خزانۃ الفوائد الجلالیہ" رکھا)

سال تالیف:

ملفوظات پر مشتمل یہ پہلا مجموعہ ہے جو سید جلال الدین حسین کی زندگی میں ۷۵۲ھ تا۷۶۷ھ کے درمیان جمع کیا اور ان کے مرید احمد ابن یعقوب ابن حسین بھٹی نے 790ھ میں مرتب کیا۔ ترقیمے میں یوں درج ہے۔

"تمام شد کتاب خزانۃ الجلالیہ بہ روز پنج شنبہ وقت کہ آفتاب بر آمدہ بود، بیت وچھارم ماہ ربیع الاول سنہ ۷۹۰ھ۔ الحسینی فقیر البخاری، فقیر جلال الدین حسین عفی عنہ"۔(18)

مرتب کتاب (جمع آورندہ)

مرتب احمد ابن یعقوب ابن حسین بھٹی نے نسخے میں اپنے بارے میں درج ذیل تفصیلات درج کی ہیں:

"بندہ کمینہ احمد المد عوبھاء بن یعقوب بن حسین بن محمود بن سلیمان البتی بعضی عین ملفوظ مخدوم و بعضی مفہوم این کمینہ از عبارت مخدوم بہ قدر فہم خود بہ حکم آنکہ رسول فرمود: قید العلم بالکتابہ وبر رجاء واثق شیخ الاسلام نظام الحق والدین نوراللہ مضجعہ از تقریر خواجہ شیخ الاسلام قطب الانام فرید الحق قدس اللہ سرہ العزیز در راحت القلوب آوردہ است: یعنی ھرچہ زبان پیر خود بشنود وھوش وگوش بہ آن متعلق شود آن رابنویسد زیرادر آثار اولیاء آمدہ است خود مرید ھرچہ از پیر خود بشنود او آن رابنوسید بعدہ ھر حرفی در قلم آوردہ ثواب وطاعت درنامہ اعمال او ثبت فرمایند ومردن جای او علیین باشد بناء برین این فوائد در سلک تحریر گردیدی و خزانۃ الفواید الجلالیہ نام نھاد"(19)

مرتب کے متعلق "نزہتہ الخواطر" اور "فقہائے ہند" میں مزید حالات پر روشنی پڑتی ہے۔

"شیخ احمد بن یعقوب بن محمود بن سلیمان، علاقہ سندھ کے شہر بھٹ کے رہنے والے تھے۔ نہایت نیک اور پرہیز گار بزرگ تھے۔ مختلف علوم کے عالم اور بہت بڑے فقیہہ تھے۔ ان کا لقب جلال الدین تھا۔ مخدوم جہانیاں جہاں گشت شیخ جلال الدین حسین ابن احمد حسینی بخاری اُوچی کے شاگرد تھے۔ ان سے انھوں نے قاضی عیاض کی مشہور کتاب متفق النظم والشفائی حقوق المصطفیٰ باقاعدہ درساًدرساً پڑھی تھی۔ احادیث کی بعض کتابوں کا بھی ان سے درس لیا۔ یہ مصنف بھی تھے انھوں نے خزانۃ الفوائد الجلالیہ کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جو ان کے حالات وواقعات پر مشتمل ہے۔ کتاب اپنے موضوع میں بڑی جامع اور مفید ہے۔ صاحب نزہتہ الخواطر علامہ سید عبدالحی حسنی لکھنوی لکھتے ہیں کہ اس کتاب کا ایک نسخہ لکھنو میں سید نورالحسن بن نواب صدیق حسن قنوجی رحمہ اللہ کے کتاب خانے میں موجود تھا۔(20)

سبب وھدف تالیف:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.1 2026

سید جلال الدین حسین بخاری علم وفضل اور زہد و پرہیز گاری اور ریاضت و مجاہدت میں بے نظیر تھے۔ انھوں نے اپنے اجداد کی طرح دوسروں کو ظاہری اور باطنی علوم کی تعلیم دی۔ وہ اس طرح اپنے مریدوں کی رہنمائی کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے اس کتاب کے ذریعے سالکانِ طریقت اور عاشقان حقیقی کو دعا، مناجات، عبادات اور اد کی تعلیم دی جس کے ذریعے قرب الہیٰ حاصل کر سکیں۔ وہ خود ''خزانہ جلالیہ''میں تحریر کرتے ہیں۔

"یعنی رسول اللہؐ فرمودہ است بہ درستی وراستی کہ خدای تعالیٰ جل جلالہ دشمن می دار دھر کسی درایام جوانی و پیری بہ طاعتی یا خدمتی از آن پروردگار خود را مشغول نگرداند۔ وملایم این حکایت فرمود شیخ منصور حلاج در مبداء حال سفر ھندوستان برابر کاروانی بود چون کاروان نزول می کرد شیخ منصور در حفر کردن چاہ مشغول شدی کہ اگر پیش از کوچ کاروان چاہ تمام می شد چاہ دیگر آغاز کردی و آن چاہ کہ تمام می کردی انباشت از خوف آنکہ چون سر راہ بودی کسی نیفتد۔ یاران گفتند چرا این معنی کنی؟ گفت کہ "ان اللہ یبغض الرجل الفارغ"اگر من خود رابی کار دارم نفس بدخو گرددو نفس امارہ خود راختہ ورنجہ می دارم کہ می ترسم اگر بنشینم و آسائش گیرم نفسم در فکری ودر خیالی افتد کہ خلاف طریقت باشد ونقصانی در صفای دل وحضور کہ دارم پیدا شود(21)

فصل های خز انه جلالیه

خزنہ جلالیہ کے تمام محققین اور تذکرہ نگاروں نے اس کتاب کے ابواب کی تعداد ایک مقدمہ اور سترہ ابواب تحریر کی ہے لیکن اس کتاب کے تینوں خطی نسخوں کا بہ نظر غائر مطالعہ کرنے کے بعد اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے کہ حقیقت میں اس کتاب کا ایک مقدمہ اور بیس ابواب ہیں۔ اسی طرح تمام محققین نے اس کتاب کی ایک ہی جلد کا تذکرہ کیا ہے جب کہ حقیقت میں یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کی پہلی جلد گیارہ ابواب مع مقدمہ اور دوسری جلد نو ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کے ابواب / فصول کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

باب الاول	فی ذکر فضیلت العلم وعلما
باب الثانی	فی الذکر التوبہ
باب الثالث	فی ذکر الاذکار
باب الرابع	فی الصلوۃ والاذان والمسجد والجمعہ
باب الخامس	فی ذکر الموت والزیارۃ ومایتعلق بھما
باب السادس	فی ذکر الزکوۃ والسخاوہ
باب السابع	فی ذکر الصوم والاعتکاف والعید
باب الثامن	فی ذکر الحج والمدینہ المعظمہ والعرفات
باب التاسع	فی ذکر السفر والتجارۃ والکسب
باب العاشر	فی ذکر الاکل والاضیاف
باب الھادی عشر	فی ذکر نکاح والطلاق والاولاد

فی ذکر حلیۃ الرسولؐ ونسب ومیلادہ مدۃ عمر واسما

فی ذکر اولاد وازواج

فی ذکر فضیلت الاصحابہ رسول اللہؐ واصحابہ اجمعینؓ

فی ذکر تعظیم الولاہ واداھم

فی ذکر مناقب الاولیا والمشایخ والرباط والفتوح والمحبۃ

فی ذکر سند خرقہ المشایخ الصوفیہ قدس اللہ

فی ذکر وصایا بعض الذین اجازھم السید شریف

فی ذکر الفروض علی کل مومن ومومنہ فی یوم ولیلۃ

فی ذکر الادعیہ الماثور والصلوۃ القضا الحاجات

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

نسخه های خطی خزانه جلالی

1۔ نسخہ میران شاہ (نسخہ اساسی)

یہ نسخہ پنجاب کے سابق گورنر مخدوم سید احمد محمود کے دادا میران شاہ کے ذاتی کتاب خانہ واقع جمال الدین والی رحیم یار خان میں موجود ہے۔ اس کے صفحات کی تعداد 420 ہے۔ پہلا صفحہ 19 سطور پر مشتمل ہے جب کہ باقی صفحات 21 سطور پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ کے آخر میں 'رقابہ" درج ہے۔ یہ نسخہ خط نستعلیق میں تحریر کیا گیا ہے اور اس نسخہ کا متن مکمل ہے۔

آغاز: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔رب یسرولا تعسر و تمم باالخیر
کتاب خزانۃ الجلالی المجالس مکتبہ فقیر جلال الدین الحسینی عفی عنہ
الحمد للہ رب العالمین لک الحمد یا مسب الاسباب ولک الشکر یا مفتح الباب علی التوفیق الشروع فی تالیف سیر النبیﷺ و آل و الاصحاب علیہ و علیہم الصلٰوۃ و السلام و من اللہ الکریم الوہاب، بمیا من عواطف جناب حبیب الٰہی محمد رسول اللہ ﷺ اصیب بالصواب۔

و مقصد دوم در معرفت احوال اصحاب رضی اللہ تعالٰی عنہم و سپاس بی قیاس مر خالقی را کہ بخواست ازلی قلم را بہ طوالت پانصد سالہ راہ بہ جسامت ھشتاد سالہ راہ و جریان مداد از میانش بیافرید و ین لوح زبرجد سبز کہ درازی آن نھصد سالہ راہ و بہ عرض سہ صد سال راہ و صفحہ اش از مرجان انگاشت۔ قدرت لفظ کن یعنی ما کان وما یکون الی الابد در شان مخلوقات رقم و از یک حرف کن کونین گشت۔ از تقریر خواجہ شیخ الاسلام الانام فرید الحق و شرع الدین قدس اللہ سرہ العزیز در راحت القلوب آوردہ است: زھی سعادت بر خود بشنود و ھوش و گوش او بہ آن متعلق بشود و در آثار اولیاء آمدہ است چون مرید ھر چہ از پیر خود بشنود و آن را در قلم آرد ثواب اطاعت در نامہ اعمال او ثبت فرمایند و بعد مردن او جای در علیین او باشد۔ برین بنا این گوھر فواید در سلک تحریر منسلک گردانید و خزانۃ الفوائد الجلالیہ بنام نھاد۔ واللہ الموفق والمعین التماس از مخدومان ارباب علم بانظر اصلاح منظور فرمایند۔(22)

ترقیمہ: ترقیمہ درج ذیل الفاظ پر مشتمل ہے۔

تمت تمام شد کتاب خزانۃ الجلالی بہ روز پنج شنبہ وقت کہ آفتاب بر آمدہ بود بیست و چھارم ماہ ربیع الاول سنہ ۷۹۰ھ۔ الحسینی فقیر البخاری فقیر جلال الدین حسین عفی عنہ۔ ھر کس خطا بیند برای خدا و رسول اللہ ﷺ اصلاح فرماید۔ فقیر جلال الدین حسین عفی عنہ۔(23)

2۔ نسخۂ گنج

یہ نسخہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد کے قلمی نسخوں کے گوشہ میں موجود ہے۔ اس کا خطی نسخہ نمبر ۱۵۴۲۷ ہے۔ یہ مجموعہ سید جلال الدین حسین جہانیاں جہاں گشت کے تین خطی نسخوں پر مشتمل ہے۔ جس میں پہلا نسخہ خزانۃ الفواید جلالیہ مکتوبہ ۹۳۳ ھجری ہے۔ اس کا مرتب احمد مدعو بہ بھاؤالدین یعقوب بن حسین بن محمود بن سلیمان بھٹی ہے۔ تحفۃ السرائر میں مرتب کا نام بہاالدین یعقوب تحریر ہے۔ اس نسخے میں ایک مقدمہ اور بیس باب ہیں لیکن ابواب پر نمبر شمار درج نہیں کیے گئے۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔" در فضیلت علم وعلما، ذکر توبہ، زیارات، زکوٰۃ، سخاوت، صوم، اعتکاف، حج ومدینہ، عرفات (بانقشہ)، سفر وتجارت، کسب اکل واضیاف۔۔۔"(24)

اس نسخے کا کاتب طاھر بن جلال الدین ابراھیم ہے۔ یہ نسخہ ۷۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں 360 اوراق ہیں۔ پہلا صفحہ 16 سطور اور باقی تمام صفحات 17 سطور پر مشتمل ہیں۔ ہر سطر میں 12 الفاظ ہیں۔ صفحہ کے اختتام پر "رقابہ" بھی موجود ہے۔ کاتب نے تمام نسخے میں اشعار اور حکایات کو سرخ روشنائی سے تحریر کیا ہے۔ اسی طرح آیاتِ قرآنی پر بھی خوب صورت انداز میں اعراب لگائے گئے ہیں۔

آغاز: حمد بی عدد و ثنای بی حد مر صانع موجودات حق جل جلالہ و ھم نوالہ را کہ بگردانید علمارا ھمچو ستارگان بہ سبب ایشان راہ راست یابند گمرھان و تحفہ تحیات بر سید کاینات کہ اھل تقویٰ را بہ خطاب آلی کل مؤمن تقی مشرف کرد و بر اصحاب و کبار و مشایخ بزرگوار کہ مقتدایان اھل دین و ھادیان راہ یقین اند رضوان اللہ علیہم اجمعین باد۔ این فواید غیبی و فواید لاریبی از مجلس سید شریف فقیہ محدث مفسر عالم زاھد استاد العصر فرید الدھر قرۃ عین البتول افتخار آل رسول مفتی الشرف محیی طریقہ اسلف جلال الحق و شرع والدین حسین بن احمد الحسینی البخاری نفع اللہ المسلمین بدوام بقائہ التقاط کرد۔ بندہ کمینہ احمد المدعو بھاء بن یعقوب بن حسین بن محمود بن سلیمان البتی بعضی عین ملفوظ مخدوم و بعضی مفہوم این کمینہ از عبارت مخدوم بہ قدر فہم خود بہ حکم آنکہ رسول فرمود: قید العلم باالکتابہ و بر رجاء واثق شیخ الاسلام نظام الحق والدین نور اللہ مضجعہ از تقریر خواجہ شیخ الاسلام قطب الانام فرید الحق قدس اللہ سرہ العزیز در راحت القلوب آوردہ است: یعنی ھر چہ زبان پیر خود بشنود و ھوش و گوش بہ آن متعلق شود

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

آن رابنویسد زیرادر آثار اولیاء آمده است خود مرید هر چه از پیر خود بشنود او آن رابنوسید بعده هر حرفی در قلم آورده ثواب وطاعت در نامه اعمال او ثبت فرمایند و مردن جای او علیین باشد بناء برین این فوائد در سلک تحریر گردیدی و **خزانته الفواید الجلالیه** نام نهاد۔(25)

3۔ نسخۂ مرکز

یہ نسخہ بھی مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان اسلام آباد کے خطی نسخوں کے گوشہ میں موجود ہے جس کا نمبر۲۵۵۷ ہے۔ یہ نسخہ خط نستعلیق میں تحریر کردہ ہے۔ نسخے کا کاغذ مٹیالی (خاکستری) رنگ کا ہے۔ نسخہ ۹۰۸ ہجری کا مکتوبہ ہے۔نسخے کے آخری دس اوراق بوسیدہ اور پھٹے ہوئے (ناقص الآخر) ہیں۔ صفحات کا سائز "20x11 ہے۔نسخے کے کل صفحات کی تعداد ۶۴۲ اور اوراق 319 ہیں۔ نسخہ بغیر حاشیے کے تحریر کردہ ہے۔

ترقیمه

اس نسخے پر ترقیمہ موجود نہیں۔

آغاز: حمد بی حد وثنای بی عدد مر صنایع موجودات حق جل جلاله وهم نواله راکه بگر دانید علمارا همچو ستارگان به سبب ایشان راه راست یابند گمرهان وتحفه تحیات برسید کاینات که اهل تقویٰ رابه خطاب آلی کل مؤمن تقی مشرف کرد وبر اصحاب وکبار ومشایخ بزرگوار که مقتدایان اهل دین وهادیان راه یقین اند رضوان الله علیهم اجمعین باد۔ این فواید غیبی وفواید لاریبی از مجلس سید شریف فقیه محدث مفسر عالم زاهد استاد العصر فرید الدهر قرة عین البتول افتخار آل رسول مفتی الشرف محیی طریقه اسلف جلال الحق وشرع والدین حسین بن احمد الحسینی البخاری نفع الله المسلمین بدوام بقائه الفتاط کرد۔ بنده کمینه احمد المدعو بهاء بن یعقوب بن حسین بن محمود بن سلیمان البتی بعضی عین ملفوظ مخدوم وبعضی مفهوم این کمینه از عبارت مخدوم به قدر فهم خود به حکم آنکه رسول فرمود: قید العلم باالکتابه وبر رجاء واثق شیخ الاسلام نظام الحق والدین نور الله مضجعه از تقریر خواجه شیخ الاسلام قطب الانام فرید الحق قدس الله سره العزیز در راحت القلوب آورده است: یعنی هر چه زبان پیر خود بشنود وهوش وگوش به آن متعلق شود آن رابنویسد زیرادر آثار اولیاء آمده است خود مرید هر چه از پیر خود بشنود او آن رابنوسید بعده هر حرفی در قلم آورده ثواب وطاعت در نامه اعمال او ثبت فرمایند و مردن جای او علیین باشد بناء برین این فوائد در سلک تحریر گردیدی و **خزانته الفواید الجلالیه** نام نهاد۔(26)

خطی نسخوں کے نمونے

نسخۂ میران شاہ

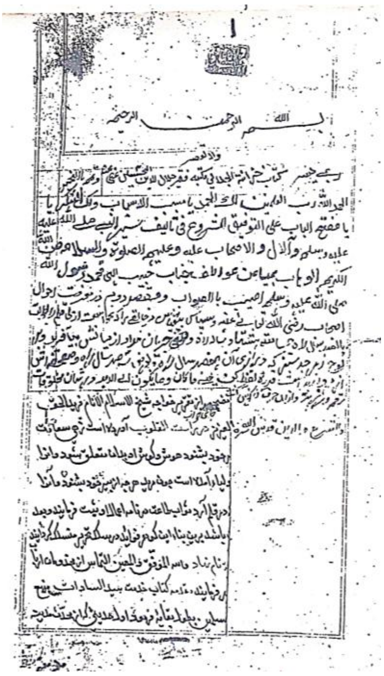

نسخۂ گنج

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

نسخهٔ مرکز

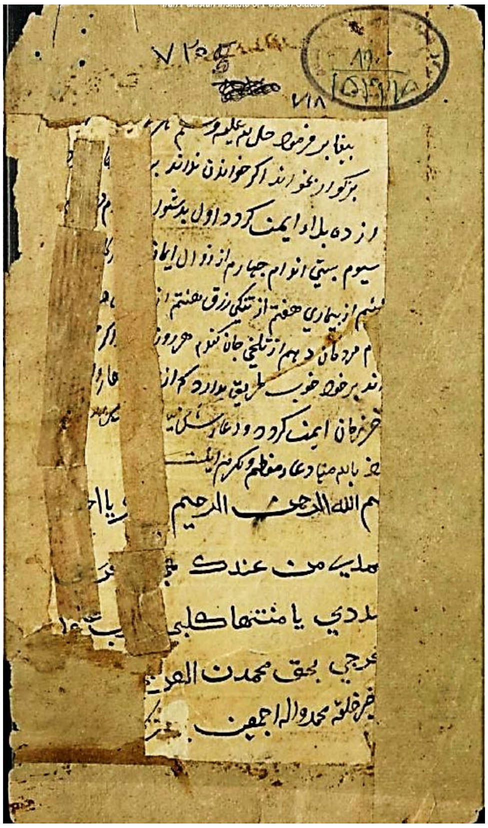

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

حواشی و حوالہ جات:

1- جلال الدین، مخدوم جھانیان جھان گشت، جامع العلوم (ملفوظات)، مرتبہ قاضی سجاد حسین، دہلی، انڈین کونسل آف ہسٹاریکل ریسرچ ۱۹۸۲ میلادی، ص ۳۶۔

2- جلال الدین، مخدوم جھانیان جھان گشت، سراج الھدایہ، مرتبہ قاضی سجاد حسین، دہلی، انڈین کونسل آف ہسٹاریکل ریسرچ ۱۹۸۳م، ص ۳۔

3- ایضاً

4- مرزا، مولوی سخاوت، تذکرہ حضرت سید جلال الدین مخدوم جھانیاں جھان گشت بخاری، حیدر آباد انڈیا، انسٹیٹیوٹ آف انڈو مڈل ایسٹ کلچرل سٹڈیز، ۱۹۶۳م، ص ۲۰۔

5- عکسی نقل خزانہ جلالیہ، نسخہ میران شاہ، مکتوبہ 790، مخزونہ، کتابخانہ میران شاہ واقع جمال الدین والی، رحیم یار خان ص ۲۸۵

6- مرزا، مولوی سخاوت، تذکرہ حضرت سید جلال الدین مخدوم جھانیاں جھان گشت بخاری، حیدر آباد انڈیا، انسٹیٹیوٹ آف انڈو مڈل ایسٹ کلچرل سٹڈیز، ۱۹۶۳م، ص ۲۰۔

7- جلال الدین، مخدوم جھانیاں جھان گشت، تحفتہ السرائیر، مقالہ پیش دکتریٰ، فارسی، دانشگاہ اسلامیہ بہاولپور، قیصر عباس، ص ۱۷۔

8- بحوالہ جلال الدین، مخدوم جھانیان جھان گشت، سراج الھدایہ، مرتبہ قاضی سجاد حسین، دہلی، انڈین کونسل آف ہسٹاریکل ریسرچ ۱۹۸۳م، ص ۷۔

9- ایضاً، ص 6۔

10- ایضاً، ص ۷۔

11- قادری جلالی اشرفی، بشارت علی، حیات و خدمات مخدوم جھانیان جھان گشت، ایک نظر میں، انڈیا حیدر آباد دکن، اشرفیہ اسلامک فائونڈیشن، سال چاپ ندارد۔ ص ۲۔

12- جلال الدین، مخدوم جھانیان جھان گشت، سراج الھدایہ، مرتبہ قاضی سجاد حسین، دہلی، انڈین کونسل آف ہسٹاریکل ریسرچ ۱۹۸۳م، ص ۱۱۔

13- قادری، دکتر محمد ایوب، حیات و تعلیمات سید جلال الدین المعروف حضرت مخدوم جھانیاں جھان گشت، لاہور، ۲۰۱۲م، علما اکادمی اوقاف حکومت پنجاب، ص 242۔

14- ایضاً

15- سید تصدق حسین رضوی، مولوی، لغات کشوری، لاہور، سنگ میل پبلشرز، ۲۰۰۳م، ص ۲۰۶۔

16- دیوان فرحت حسین بخاری، ڈاکٹر، معمولات جلالیہ، شجاع آباد ملتان، حضرت مخدوم جھانیاں جھان گشت اکیڈمی، ۱۴۴۱ھ، ص ۷۔

17- عکسی نقل خزانہ جلالیہ، نسخہ میران شاہ، ص ۱

18- ایضاً، ص 352۔

19- ایضاً، ص ۱۔

20- تفصیل کے لیے دیکھیے: 1۔ محمد اسحاق بھٹی، فقھای ھند جلد دوم، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامی، کلب روڈ، ۱۹۷۵م، ص ۱۰۲۔ (2) عبد الحیٔ، سید، بریلوی، نزھتہ الخواطر، سوم، لاہور ۱۹۶۷م، مقبول اکادمی انار کلی، ص ۴۷۔

21- عکسی نقل خزانہ جلالیہ، نسخہ میران شاہ، ص 2۔

22- ایضاً، ص 1۔

23- ایضاً، ص 352۔

24- منزوی، احمد، فھرست مشترک نسخہٴھای خطی پاکستان، اسلام آباد، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۲۸۶م، ص ۲۰۸۹۔

25- عکسی نقل خزانہ جلالیہ، نسخہ گنج، مکتوبہ 933ھ، مخزونہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۱۔

26- عکسی نقل خزانہ جلالیہ، نسخہ مرکز، مکتوبہ 908ھ، مخزونہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد،